رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



# توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا۔ بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنایئے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھایئے اسلیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت۔ رائے کی صحابت بے روے و رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

# منیجر کی نہایت ضروری گزارش

## قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کیلیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد بیس پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روبرو بہ نفس نفیس منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو یا وہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اگر آپ کو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی سیاسی پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو فقط۔

## نوٹ

بعض حضرات خریدار ہمیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر

# مضامین غیر

بابت ۲۷ مئی سنہ ۱۹۲۹ عیسوی

## ذکر العیش نصف العیش

### بی کے خواب میں چھیچھڑے

ایک فرنگن بیگم کہتا ہے۔ بیان کرتے کیوں ہو عیش کا سامان بہرحال تو خیالی سلطنت کے بادشاہ بن بیٹھے چاہے تیسرے فاقے مردار جانور ملے کی بھی آس نہ ہو۔ فرضی دسترخوان پر قورمہ پلاؤ مزعفر اور حسین بیگم کی جگہ جو ہیں تکیہ پر کوئی گڑ ہو جو ہم دم ہیں جو شب بھر مزے کی نیند آ جائے۔

اودھ پنچ میں اس قسم کی چند حکایتیں چھپ چکی ہیں الف لیلہ اسے الا کا قصہ [illegible] کی حکایت۔ شیخ چلی کا سشیشہ فروش، دہقان کی تقریر [illegible] یہ سب خیالی [illegible] کے کارکنے تھے۔ ان میں سامان عیش بھی ایشیائی تھا۔ ابھی پرواز پر ہمارے یورپ کے مشہور انگلو انڈین اخبار [illegible] نے ایک حکایت لکھی ہے۔ [illegible] اس کا لاڈلوں کی فہرست سے نام کٹوا چکے ہیں [illegible] ہے [illegible] جو شیر کے کی طرح صاحب بہادر کی دم بن بنے ہوئے تھے۔ بہرحال [illegible] کے عنوان سے جو کہانی انہوں نے لکھی ہے اس میں ایشیائی ارمان اور یورپی ارمان کو [illegible] ایجاب [illegible] شوہر [illegible] کہتے ہیں۔

[illegible] آپ نے ابھی ہماری بیم صاحب [illegible] سوری میں گرمیاں [illegible] ایجاب کو چھوڑ کر ابھی داخلہ خوب گزرے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ خداوند [illegible] مجلس کے ممبر ہو جائیں گی گروہ ہیں [illegible] نے انھیں [illegible] رہا ہے کہ جب [illegible] اور وہ [illegible] کے سامنے آتی ہیں [illegible] کی [illegible]

وہ ہمارے آپ جیرا گلاب کا پھول تر و تازہ ایجاب کے گال کی شگفتگی [illegible]۔ ادھر [illegible] نرم پرتی کو طرح [illegible] کر خوب [illegible] اڑانے کے بعد جب ہم دونوں جل [illegible] خانہ بل کر اپنی خوش مزاجی سے تازگی کی [illegible] ہوا خوری [illegible] ہماری [illegible] کھیلتے [illegible] پھیلائے بیٹھے ہونگے [illegible] چھوٹی حاضری کا ایک [illegible] ہم دونوں حاضری کھا چکے اور [illegible] سے تبدیل کرنے جائیں گے جب [illegible] ہم آفتاب [illegible] اب تمام بیان کا کام نہیں ہوگا [illegible] تک [illegible] بیٹھے گپیں اڑائیں گے۔ پھر [illegible] کر کے جاؤنگے اور میم صاحب [illegible] کی نئی [illegible] کرینگی ماڈل دیکھیں گی۔ تقریبا [illegible]۔ اخبار [illegible] ٹیبل پر [illegible] مسٹر [illegible] پریلیٹ کے خشکی میں قانی کے ہاتھ لگانی جب میں آؤنگا تو [illegible] استقبال فرمائینگی میں دیکھیں گی صورت دیکھتے ہی ہمارا [illegible] چل جاؤ نگا [illegible] مار دونگا۔ وہ ہنسے اچھا گی میں لطیفے سناؤنگا۔ وہ پھر [illegible] سنانے کے بعد [illegible] کورٹ ہوگا میں ہونگا وہ ہونگی۔

انگلی ہر ضرب میرے دل کے گیند پر ہوگی گیند [illegible] دل [illegible] گیند نہیں تو محبت کے [illegible] ہوگی۔ کبھی [illegible] کبھی [illegible]۔ وہ [illegible] کا [illegible] سے [illegible] پھینکے چلینگے۔ پھر [illegible] ہاتھ میں ہاتھ ڈال کے [illegible] کا تماشا دیکھنے جائینگے۔ [illegible] عشق و محبت وہ بھی دیکھینگی میں بھی دیکھونگا۔ [illegible] کے ہیرو نے ہیروئن کا [illegible] میں بھی [illegible] بڑھانگا وہ ناز سے [illegible] بجائینگی میں [illegible] کرونگا۔ شمپین کا [illegible] اور کرشمہ [illegible] کی بادہ گرم ہوگی۔ [illegible] کے [illegible] کی [illegible] ہونگا مگر ہوٹل کے [illegible] اور شراب خواب [illegible] کا نشہ ہوگا۔ میں [illegible] پر لیٹونگا وہ [illegible] کے [illegible] ڈالا چاہیگی۔

آج [illegible] جاتے ہیں۔۔۔ [illegible] جب [illegible] کی [illegible] کب [illegible] ہوگا۔

جو بل ہو [illegible] جب [illegible] اپنا
دہن [illegible] زبان [illegible] اپنا
بھلا [illegible] کیا [illegible] گی۔

بس فرزند [illegible] حضرت کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ ہم صاحب سے [illegible] کا سفر ترک کرتے آ رہی ہیں۔ [illegible] ہو سکیگا۔ جو ہمارے [illegible] داخلہ ہوگا اور [illegible] ہوگا۔ بھلا [illegible] اور [illegible] ہوگی۔ [illegible] کا ہے وہ [illegible] بجائے۔

بھلا [illegible] جہاں ہم دونوں [illegible] کر رہے ہیں بھلا [illegible] کوئی [illegible] ہے کہ [illegible] مستقل جگہ [illegible] کے جنگلوں میں [illegible] بچے [illegible] پھر [illegible] اس مکان میں کل اس مکان میں انھیں [illegible] لے گیا [illegible] پتہ اور [illegible] کا کیا گیا۔ ہمارا [illegible] صاف اور [illegible] کا گھر [illegible] دیکھیں گی کیا [illegible] چڑیا کی چورات [illegible] کر کے [illegible] کریں گے ہم صاحب [illegible] گستاخی اور شرارت [illegible] کی طرح [illegible] جائیگی۔ بس [illegible] کہ [illegible] انگنائی [illegible] پیتا ہوا۔ [illegible] روئی [illegible] پر رکھیگا۔ مجھے [illegible] سے [illegible] ہوگا۔ [illegible] دمڑی کا حساب [illegible] ٹھیک کرے [illegible] کی [illegible] آوارہ [illegible] گر [illegible] میں [illegible] خانہ [illegible] جی [illegible] مجھے بھی جیسے [illegible] دل [illegible] عیدرات شب برات ہو۔

اے [illegible] کا زمانہ آگیا۔ [illegible] پکیں [illegible] ہو چکا [illegible] مرتب ہوگیا [illegible] گئیں۔ [illegible] خرید لی گئیں۔ بیم صاحب [illegible] لباس [illegible] سی [illegible] صاحب کی [illegible] جوڑے تیار ہوگئے۔ اب [illegible]۔ آج [illegible] سرسبز [illegible] کو [illegible] میں قیام ہے۔ [illegible] مردود [illegible] کو [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] مکان [illegible] کیا۔ [illegible] گرفتہ [illegible] دل کو [illegible] ہے۔ [illegible]

ہر صاحب پنساری، عطار یا عطر والوں کے دس صحیح پتے حافظ سیتا محمد [illegible] بابا لکھنؤ کو بھیجئے تو ایک شیشی عطر مفت روانہ ہوگا۔

[illegible] خیال [illegible] عطر [illegible] بھی عطر [illegible] خیال [illegible] والی [illegible]

کے ساتھ سر تھیلا شام ہو گئی۔ ایک آدھ گھنٹہ بجا۔ باقی بارہ بجے تا بیج۔ ارے گھر ڈاکٹر بیم صاحب کر کھیرا خیبر کرد صاحب تیار ہو۔ خوش کیا۔ اور رزم رزم بجر گئے ہوائے آتے ہیں قدم قدم گھر رشے کام اٹھاتے ہیں۔ بچا خوری بھی کہ بزرہ [illegible] بھی ہے .................. ہائیں ہیں

کیا بک گیا ابھی تو صاحب غریب ہے۔ بھلا چار پانچ ہزار آدمی میں بہ سامان کہاں۔ اور شستہ تو جس بیم صاحب کا وجود بھی تو ابھی لگتا ہے .............. اچھا یہ بھی کچھ برا نہیں "ذکر العیش نصف العیش" ......... آنکھ کھلی تو بہشانہ ہاتھ میں ............ خیر کچھ مگر وہ نہیں خواب ہی ہیں اگر عیش کی صورت نظر آجائے تو کیا برا ہے۔ فقط

مسٹر سیم

ہماری تعبیر

حضور پنچ ۔ ہاں جناب آپکا خواب ہے سچا تعبیر عجیب خواب تھا ایک روز کیگی اور ضرور کیگی۔ غریب ایشیائی اُمید دستگیر ایبرل نامہ۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو دروازہ کا دیا تھا۔ حلوے کی دولی نہ شکر ہیں گے رو ڈسے نہ جلیبیوں کی جھاڑیاں نہ بادشاہی کے بسلے دیکھے کی جبا نہ بالائی کا زین نہ نیم کا شکی ۔ نہ مصری کا طاح ۔ عمر بھر کچھ ہی ہمیں پڑے کوڑی سے منہ چھپا یا کیے۔ ابھی پر منحصر نہیں تمام ہندوستانیوں کا یہی حال ہے

رہے پیدا آفتاب اس پر تھا خدا ورد
پانی کا کریوں میں مجھ پر لاتوا ایسا

ہاں آپ جو کچھ خواب میں دیکھ چکے ایک روز بیداری میں دیکھیں گے۔ اور اگر کئی منضبط ہوئی تو آخرت میں آپکی آسائش کو بہتر دیکھ کر شکر کیجئے

میں وہ سوختہ دل ہوں کہ گرم مری خاک سے دانہ نہ پیدا ہوا
جو ہوا بھی تو بو کے وہ جل ہی گیا کبھی تابع ہو نگا کر نہ ہوا

اُس وقت اگر آپ مزے اڑانے کے ساتھ ہی اپنی آمدنی کے مختصر سے کی ساخت پر غور فرمائیں اور اُن کمداروں کی ساکھ بڑی جبڑا نہ جائیں جن کے مقدر سے کچھ لے آپ کے واسطے عیش کا سامان جمع کیا ہے واسطے قسمت زہے نصیب فقط

آپکی مدت خریداری اگر ختم ہو گئی ہے تو اطلاع ملتے ہی فوراً منی آرڈر بھیجیے۔ منیجر

# شاہی کمیشن اور خواجہ خضر

لوگ کہتے ہیں گر خدا جانے سچ ہے یا جھوٹ کہ حضرت خواجہ کو خدائی حکم پہنچا "جاؤ فلاں شہر کے فلاں محلے فلاں مکان کے فلاں گوشے میں ایک پرانی دیوار مائل بگرا ہے دیوار کے نیچے خزانہ پوشیدہ ہے۔ خزانہ ایک یتیم کا مال ہے یتیم ابھی نابالغ ہے۔ اس دیوار کو پھر چاپ لیا انگل لگا کے مضبوط کر دو ایسا نہ ہو کہ دیوار گر سے اور گرتے ہی جو کچھ پیٹ کے اندر ہے اُگل دے۔"

مکم وقت کے ٹٹ میں پانی بھرے اور مالک مکان کی رال ٹپکے۔ نال القرن کے بتے چڑھے۔ حقدار رہیں انتظار سے برسیں۔ آپ جانیے خواجہ بندہ حکم تھے۔ بھاؤڑا اٹھا اک کئی بوری سمادل کو گیا جھمال کے پہونچے "ارے بھائی ......... بہت"

جواب "کون صاحب ہیں"

"میں ہوں کاریگر"

جواب "ہمیں کاریگر کی ضرورت نہیں۔ خدا کے فضل سے مکان مضبوط ہے چھتیں درست ہیں"

"بندۂ خدا، باہر نکلو یہ کیا انسانیت ہے ایک شخص پکار رہا ہے اور تم باہر نہیں آتے۔ اندر ہی سے بیٹھے باتیں بناتے ہو"

مالک مکان جھنکتا پٹکتا باہر آیا اور کہنے لگا وادھتا آپ بھی عجیب شخص ہیں۔ مان نہ مان میں تیرا مہمان بھلا یہ کس ایسے تیسے دل لگی باز نے آپ کو بہکایا کہ مجھے معمار کی تلاش ہے۔ خواجہ صاحب دل میں سمجھے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے یہ جاہل اُس پاک ذات کو گالیاں دیتا ہے۔ کیا کرتے راز کی بات منہ سے کیونکر نکالتے۔ نادان یا گھر جیب ہو رہے۔

خواجہ "بھائی تمہارے مکان کے فلاں گوشے کی دیوار ڈھے جائیگی نیو کھوکھلی ہو چکی ہے۔ آگے کی طرف جھک آئی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اڑا دھم ہو جائے دو ایک آدمی کی جان پر بنے۔ برسات نزدیک ہے۔ سے پردہ کرادو تو میں ابھی ٹھیک کر دوں۔"

کد خدائے خانہ "نہیں جناب۔ بھلا آپ کیا جانیے

نیب گھر کا حال۔ دیوار خالی ہے۔ دوسرے اس وقت پردے وردے کا گھر لگ بہت مشکل ہے کیسی بھی بری شامت بھولی تو آپ ہی کو کام پر لگا دیتا۔ کسی دوسرے کو بلا لیتا تیسرے یہ کہ کاغذ گر میں کوئی نہیں تھے والے بہت مزدوری کس کے گھر سے لاؤں جو ہر وقت مجھ پر دل ستی کستی ہے مجھے چڑا دیکھو۔ عورت چھری تو بس چھری پھر کب رکتی ہے"

خواجہ "مزدوری کون لیتا ہے آپ سے حساب مانگتا ہے بس غلق خدا کی جانوں کی پڑی ہے۔ یہی فقط دیوار اگر لیٹی تو وہ گیروں پر آفت آجائیگی۔ میں تمہارے گھر کا حال خوب جانتا ہوں۔ دیوار کے پاس پنجی میں ہا غلہ کا غلہ پڑ رہتا ہے۔ کیوں ہے نہ ٹھیک! ابھی پچھلے کی رُت تو یہیں ایک تو میں بڑھا آدمی تمہارے دادا کے برابر دوسرے دیوار گوشے ہیں۔ بچے کسی کا سامنا وہاں سے نہیں ہو سکتا بس ایک دفعہ زحمت ہوگی۔ پھر جب تک کام ہوتا رہیگا کوئی زحمت نہ ہوگی۔ سے جاؤ گھر میں جاؤ۔ بیٹھی نہ جاؤ"

کد خدائے خانہ "واہ حضرت آپ کوئی خدائی فوجدار ہیں پرائے گھر کے مختار ہیں ہے۔ ہاں سے پردہ کرد نہ دہ کرد۔ کیا زبردستی ہے"

خواجہ "ابھی کیوں دیر لگاتے ہو کہتا ہوں ایسا موقع پھر ہاتھ نہ آئیگا پچھتاؤ گے۔ دیکھ لینا اتنی جلدی بنا دونگا کہ منہ دیکھتے رہ جاؤ گے۔"

مفت کا مزدور ملتا تھا آخر صاحب خانہ راضی ہو گیا۔ خواجہ نے ایک پہر میں دیوار پختی کر دی اور غائب ہو گئے یہ تھا اگلے زمانہ کا ذکر جب کہ خدا کی طرف سے خلقت کے خیر خواہ مقرر کیے جاتے تھے۔ اب زمانہ اور ہے خواجہ خضر اور ان کے غائب ہو چکے خلقت خدا کی مسائیوں سے بیزار ہو چکی۔ اچھی کیسی حکایتیں وہ تو پرستی کے لئے نہ ہی اب کیا ترتیب دیا جا رہا ہے۔ خدا اور خدائی دونوں کو اپنے اختیار میں رکھنے پر مستعد ہے۔ انہیں حال بادشاہ سلامت کا ایک کمیشن بھیجا جس کے انتخاب اور پسند میں ہندوستانیوں کو دخل نہ ہو۔ بھلا نے زمانے کا خواب دیکھتا ہے۔ میاں سائیں مرالی ہمالیت آئے۔ ہمکو بچو، پردہ کرو۔ اینٹ لاؤ، بچو، لاؤ [illegible]

آسے انگلستان گئے۔ بیرا کے جہاز میں رہے۔ انگلستان بائیکاٹ اسٹرانگ اسٹرانگ۔ ہندوستان ہی میں وہ بہت بڑی بھی ہو گئے۔ کو آسے لطف دست [illegible] رہیں ، نہیں ، ہو گئے۔ اسٹیشن پر موجود تھے گی۔ بولی اور پولیس [illegible] دیکھی۔ وہ کمال ورتاؤ ظاہر ہوتا۔ خواجہ نے خبر اُمرت کے دوران سیاسی کمیشن کے بارے میں وزیر کا خیال ہے کہ اب سے کے ابھی خاص دیوار گرا دیگا۔ اور دھیرے بھی دسمبر اگر دیگا۔ وہ دیوار ثم کے ترانہ کی حفاظت تھی۔ جن ترجمانوں کا حق گزرنا ہو گیا۔ کانگریس اور کا خیال ہے کہ یہ دیوار گری تو حقداروں کا ریاست [illegible] ہمیشہ رہے گا۔ کیل۔ خواجہ نے زبردستی یہ اسی اجازت حاصل کرلی پر وہ کرو دلے خبر گھرمیں تیں ملنے [illegible] نے اجازت کی راہ میں کیسے پردہ کیسا اوٹ۔ پس قصر میں کے آرزو۔ وہ بھی ایک دیوار۔ یہ ہے ایک ملک۔ وہاں پر سیدگی کا راز مقصود۔ یہاں جنول ذکر ہوں کے بنیاد رکھا ہے۔ [illegible] بات بہت ذکر کر بیٹھے۔

صلاح کار کیا دین ترب کی

دو سب مصرعے کے بعد ... کی دیوار میں یوں

[illegible] گی کہ

بعض لفظ ... کیا بات ... کی

ایک سالی ہے ... دوسری طرف کی بھلا ہر دو شخص تعریف اور کیسی کام کر سکتا ہے فقط

سراغ تلاش

ب تو اسم اعلیٰ علم مشتود لیسل

کہیں تسلی ... کر دو ان آپ برات

بقلم

پرپورٹ



## سوزاک کا فوری علاج

# گونور

پہلے ہی دن اپنا اثر دکھاتا اور چار روز میں مرض کی جڑیں کاٹ دیتا ہے ہی کیسی ہی علاوہ دمصولڈاک۔ ملنے کا پتہ گونور کمپنی حلقہ نمبر ۳۲ لاہور



# نقد انقد

ہسٹری۔

لاہور کے مشہور ماہوار رسالے کا سے آ وارانگریزی نام اب نکالا ہے گو اب بھی زبانی دعوی کرتا ہے کہ ہم ... کے بڑے مجاہد ہیں یکی تمبر ۱۹۰۱ء میں ہسٹری کا پہلا ایڈیشن نکلا تھا۔ یہ دوسرا ہے۔ یعنی تاج الدین صاحب تاج ربشنگ ایڈیٹر ہیں۔ یہ ہم بھی آپ دلی کی طرح سے ذہن ترک کر گیا ہے۔ زمانہ کی خوش پسندی پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ گرد تھکنا۔ پسینے خاں۔ شیطان۔ طمانچہ۔ ہوتا۔ مگرنیاز بجو اور اسی قسم کے دوسرے ناموں سے یہ نام بہتر فضیلت ہے۔

ہسٹری کی وجہ اشاعت مسلمانوں کے ذہنی سیاسی تمدنی اور مجلسی مقاصد کی صحیح ترجمانی ہے حقوق قوم جانتے نہیں گو تاہم ہم سکتے ہیں کہ ہسٹری تنگال کی مدد اپنی اور جوانمردی کا جواب کہیں الفاظ میں سینے کا سلیقہ رکھتا ہے ان الفاظ میں ہسٹری ... کا ارادہ کیا ہتا ہو۔ مشہور مقبول راجپال کو اور تنگال نے شہید کا لقب عنایت کیا تو ہسٹری نے اس قاتل کو ظلوم وصابر کا خطاب دیدیا۔ انصاف سے پوچھیے تو راجپال صاحب نہ کوئی ہندو مذہب کے عالم تھے نہ شاعر تھے نہ مفکر تھے بیچارے صحیح اردو بھی لکھنے کی استعداد نہ رکھتے تھے۔ کتب فروش تھے۔ تجارت کی ہوس میں ایسی کتابیں چھپنے پر آمادہ رہتے تھے جو مقبول ہو جائیں اور خوب بکیں چاہے ان کتابوں کی اشاعت ملک کے لیے مفید ہو یا مضر ممکن ہے کہ جہالت کی بدولت غیر معمولی تعصب بھی رکھتے ہوں اور اسی وجہ سے مقبول لگتے ہوں۔ علمی لحاظ سے کیا علم الدین بھی کوئی عالم نہیں فاضل نہیں فقیہ نہیں حاجی نہیں مبلغ نہیں ہیر نہیں ایک معمولی النسب نوجوان تھے۔ راجپال شہید نہیں ہو سکتے اس لیے کہ ... کی خاص اصطلاح ہے۔ ہمارے ایک دوست ... میں یہاں موجود ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہندوؤں کی رو دیانتیں برجب یہ شخص کسی ناپاک پاپی بدکار کے اشتعال کے گھاٹ اترے اُسکی نجات بہت مشکل ہے۔ ہاں اگر کوئی کسی متقی پرہیزگار دیوتا۔ رشی کی تلوار سے مارا جائے تو ... نکلے

مرتی ہونے ... حکوم نہیں ... مسلمانوں کے ... کے ... جب علم الدین ... کی عزت ... مشوروں کے ... کیا ... کی عزت ... انھیں ... کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ دو ... کے ... سے پھانسی کا حکم دیا ... اگر ... اسلامی ... راجپال ... اسلامی ... صحیح ... اصل ... علم الدین ... کیسے ... ایک بات ... خود ... کے ... میں شامل ہو سکتے تھے۔ ... دھرت ... ہے کہ راجپال مشہور کتاب رنگیلا رسول کے اصلی مصنف تھے ... نے انہیں مصنف بنا دیا اور خود ... رہے۔ ... ہوتا ... تنگال کے سامان ... ہوتا تھا۔

... ہمیشہ ... لیتے ... ایک ... نہیں ... کا دل دکھائے۔ مگر جب اس قسم ... ہی ... اسے ... کی ... ہے۔

ترکوں کے زمانہ میں بمقام مصر ... ایک پادری نے ازدواج سلطنت ... کے نام سے ایک کتاب لکھی گو وہاں نہ مصنف پر کوئی ... ہوا ... کا جواب ... کے ... کے نام سے دوسری کتاب اردو میں لکھی گئی۔ ... سے ... خزانہ ... کے اخبار پر ... ختم ہو گیا۔ شاید کسی نے جواب بھی لکھا ہو۔ راجپال کی کتاب تیسری کتاب ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ بات پرانی ہو گئی مگر نہیں۔ راجپال ... ہے ... دین کی زندگی سے پاس ... اور ... کا ... ہے کہ راجپال ... دین ... ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے ... خدا ... قلم اور زبان کے ... ہیں کر ... گیا ہے۔

ہسٹری میں ... ہے مضمون نقل کیا گیا ہے وہ ... کہ واقعی ... اس سے ... چلتا ہی ہے مگر ہسٹری صاحب کا ... اشتعال کی ... گیا ہے۔ ... جاتے ہیں۔ ... باقی ہیں۔ ... شاہ ... ہی ... کی ... ہیں

جاری ہے۔

اقتباسی مضمون اور ایک مختصر تنقیدی تحریر نقل یہاں لکھنے کے بعد ہمسر نے سر عبدالرحیم کی خبر لی ہے۔ سر عبدالرحیم کا یہ بیان کہ چونکہ اس سلسلہ میں قدیم کبھی سخت حرف ہے اس شخص رفارمر نے مرنے کے بعد انھیں صرف شہید ہی نہیں بلکہ مجددیت کی کرسی پر پہنچا دیا صحت و واقعیت رکھتا ہے۔ ایسے بہت بہت کرتا اور ایش اپنے افعال سے قدیم بزرگوں کے نیک اطوار پر خاک ڈالتے اور انھیں بدنام کرتے ہیں ڈاکٹر سر عبدالرحیم کا قول صحت کے ساتھ نقل ہوا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ انھیں بات کرنے کا سلیقہ بہت کم ہے شاید وہ ہندوؤں پر اپنی بے تعصبی ثابت کرنے کی دھن میں ضرورت سے زیادہ شدید اور سخت ہو گئے۔ بقول ہمسر سر عبدالرحیم فرماتے ہیں۔ ایک دیوانہ اور غدار اسلام ہی ان لوگوں کی تعریف کر سکتا ہے کہ جو اس باطل ثابت ہو چکے دشنام کو از سر نو زندہ کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا۔ اور ہمسر اعتراض کرتا ہے کہ علم الدین راجپال کو بزور جبر اسلام قبول کروانے کی غرض سے نہیں گیا تھا لہذا اسلام اسکے فعل کا (جو اس کی طرف منسوب ہے) ذمہ دار نہیں اعتراض صحیح ہے۔ اسلام کیا کوئی مذہب اپنے ماننے والوں کے ذاتی افعال کا ذمہ دار نہیں۔ مذہب اصول کی تلقین کرتا ہے اور اس کی غلطی ذہنیت سے سروکار نہیں رکھتا۔ اس قسم کے الزامات وہ کسی حد تک بلا تقسیم ہر دو جانب کر سکتا اہل اسلام غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہے (یہ دشنام نہیں ہے) کہ مسلمان دنیا میں بزور شمشیر پھیلے۔ اور یہ دعویٰ غلط نہیں اس کے علاوہ بعض سلاطین اسلام صفحات تاریخ پر ایسے بھی ہیں جنھوں نے لا اکراہ فی الدین پر عمل نہیں کیا۔ اہل اسلام نے ان سلاطین کو ہمیشہ قدر و ستائش سے دیکھا۔ اور ان کے اس فعل کی مذمت نہیں کی

اور غیر مسلم ان واقعات سے اب بھی تاریخ کو یاد رکھتا ہے جنھیں سر عبدالرحیم دشنام کے ذیل میں شمار فرمائیں گے۔ یہ دشنام کبھی مزاحمت جواز سے پیدا ہو سکتی ہے اظہار کا موقع جب تھا اگر سر عبدالرحیم زبان ... ذکر کرتے اور ان کا نام بھی علم الدین اور عبدالرشید کے ساتھ لیتے۔

بہرحال یہ تو ذہن میں موقوف ہو جائے تو اچھا تھا۔

گو رمضان بھر ہمسر ہندوؤں سے قتل جدوجہد میں مصروف ہیں۔ جن لوگوں کو اس قسم کی جدوجہد سے دلچسپی ہے وہ "ہمسر" میں اپنی دلچسپی کا سامان کافی سے زیادہ پائینگے قیمت سالانہ ... المدیر

بحوالہ اخبار ہمسر لاہور



"زمین شور سنبل بر نیارد"
"- کیا کرتے ہو؟"
"- تمہارے تخم کے لیے زمین تیار کر رہا ہوں!"

## مظلوم

دیسی ریاستوں کی مظلوم رعایا مشتعل ہو کر ... سے نکلا ہے۔ ... صاف رکھے ... ہیں ... زیر بار ہے۔ مقصد صاف ہے ... حاجت ... خود سے جس داد و فریاد کا نتیجہ یہ نکلے کہ ہر ریاست اپنی رعیت کی حرمت برقرار رکھ سکے اور ... کی حکومت بن جائے ... سے مغلوب ہو کر ... کے بیچ میں جا؟ پھر کو پریشان کرتا ہے۔ دیسی ریاستوں کی رعایا کے حق میں سچ پوچھیے تو یہی بہتر ہے کہ برٹش انڈیا جب اپنی رعیت پر مطلق العنانی ہونے لگے اس وقت آواز بلند کرے۔ چند ریاستوں کی حالت ایک لونڈ ہے جہاں رعایا کو آزادی حاصل تو کی خالی نہیں رعایا ہی کبھی کی تھی مگر ایک نیا بچہ آ گیا۔ ... وہ دوسری ... پیدا کر ... جست۔ ہاں برٹش انڈیا میں آزادی کا دور ... رعایا ... خیال ... سکتی ہیں ... کرتی ... رعایا کے درمیان اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے دیگر ... اسی موضوع سے نکلتے ہیں ان میں بے احتیاطی کے ساتھ لیے مضمون نظر آتے ہیں جن کا ... معلوم ہوتا ہے کہ ظالم ہے۔ "مظلوم" ... کیا ہے ... اس عمل ... ہوتی غیرت ہے! ایک آفت اور بھی قابل لحاظ ہے کہ بعض مفسد آزادی خواہ ریاستوں میں ... فساد ... ہندوؤں کے بہانے ... اور عافیت شکن اسلوب جسکا دوسرا نام ... ہے اختیار کر کے رعایا کو آمادہ بہ فساد کرتے رہتے ہیں وہ ... نہیں ہوتی۔ ان کا یہ دستور ہے کہ خواہ مخواہ ... فتنوں میں پڑ جاتے رہتے ہیں۔ ناواقف ... کا ... کچھ ... طبع زرد ...




## زبانِ حال

"پہاڑ چھوٹا اور میں بڑا - ایک گردن ہے دو سر ہیں - ایک جھک گیا تو کیا ہوا"


گل صبحدمے بجور برآشفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت
بد عہدی دہر بیں کہ در چندیں روز
سر بر زد و غنچہ کرد و بشگفت و بریخت
اگر موسم خزاں میں بھی تازہ پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا ہو تو اصغر علی محمد علی عطر سازان چوک لکھنؤ
سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے بہار باغ ناپائدار ہے۔ اوراسکی خوشبو پائدار ہے

باجگذار ان کے قاضی بن بیٹھے ہیں۔ رعایا سے کچھ واسطہ نہیں تو ہمیں کے سر ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ وزرا مظلوم معتوق عورتوں کی داستان کے جال میں پھنس جائیں ہم ہمیں ہم نے پہلا انتظار کر دیا۔ ۔۔۔ کے بیان پر کلام کا نفرنس اجلاس چھپا ہی ابھی ہے۔ پہلے خبر کی ترتیب میں صوبہ کے متعلق کوئی جرم نہیں اور اس کے متعلق والی ریاستوں اور کانفرنسوں کو دیا جاتا ہو گا جرم بھی کافی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہمارا ابدی سامعہ مظلوم مسلمان ہو جائے اور پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں کیا یہ کیا ممکن ہو کہ کسی کا بے گناہ اور مظلوم ہونا بھی محال نہیں مثلاً ہندو رئیس اور مسلمان رعایا مسلمان رئیس اور ہندو رعایا کا جھگڑا چل رہا ہے۔ مسلمان اخبار نویس

## کس واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۔۔۔ سنہ ۱۹۲۹ء

عدالت منصفی شہر اعظم گڑھ ضلع اعظم گڑھ

سرمراد ۔۔۔ ساکن ۔۔۔ پرگنہ ۔۔۔ ضلع ۔۔۔ مدعی

بنام

۔۔۔ وغیرہ ساکنان موضع ۔۔۔ پرگنہ ۔۔۔ ضلع ۔۔۔ مدعا علیہ

بنگاہ ۔۔۔ ہرگاہ کہ ۔۔۔ ایک نالش بابت ۔۔۔ کی بر تمہارے نام ۔۔۔ بتاریخ ۔۔۔ ماہ جون سنہ ۱۹۲۹ء بوقت ۔۔۔ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل ۔۔۔ حاضر ہو کر جواب دہی دعویٰ کرو ۔۔۔ اور ہرگاہ کہ ۔۔۔ ہو۔

تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۔۔۔ ماہ ۔۔۔ سنہ ۱۹۲۹ء جاری کیا گیا۔ بدستخط ۔۔۔ انگریزی

(مہر عدالت)

کی دولت میں مسلمان رعایا ہمیشہ مظلوم ہوتی ہے ہندو ریاست کی رائے بھی کسی مسلم رئیس کی حمایت نہیں کرتی۔ اس کا اثر یہ ہے کہ مسلمان مجرم چاہے مجرم ہی کیوں نہ ہو ہندو ریاست میں بجرم اسلام اور ہندو مجرم چاہے خائن ہی کیوں نہ ہو ایک مسلمان رئیس کی ریاست میں ہمیشہ بہ ہندو ہونے ستم زدہ اصل جرم خود بھی صاحب کا ہر جگہ فرماتے وہ دوسری طرف اور عمل زہر و شرک کا جھگڑا پھیلا کے کھلا جاتے ہیں مظلوم کے اس نمبر میں ایک آدھ تحریر اسی طرح کی شائع ہوئی ہے نامہ نگار صاحب نے مظلوم کی زبانی نہیں کی صرف اشاعت کی خبر لکھی کہ اپنی داستان مصیبت سے بیٹھے۔ آپ کا اسم مبارک "توکل" ہے۔

مظلوم کے آئندہ نمبر لکھنے کے بعد ہم بھی ۔۔۔ نظم ۔۔۔ ابھی تو آمد مبارک پر اکتفا کرتے ہیں۔ فقط

راقم

ادارہ اخبار ۔۔۔ والی ریاست

## ناحق کا الزام

بے جرم ہیں۔ کھا ہے تو تیغ گلے کو
کچھ بات بری منہ سے نکلی نہیں جلنے کو

سب سے مزاج ۔۔۔ ایک نہیں چاند بوا بیچاری دنیا ساری اور مزاج گوئی کا سلیقہ نہ رکھتیں جیسی جو دل میں آئی زبان سے نکال بیٹھیں۔ یعنی اصل گھڑی زبان کی پھوہڑ سے جلا کر ان راضی رہتا۔ جس گھر میں جائیں رنگ دشمن ہو جاتے۔ کوئی کام کسی سے بگڑا جس نے چاند بوا کا نام لے دیا۔ ۔۔۔ ڈوب گئی۔ چاند بوا نے ڈیوڑھی بہت گرم کی چاند بی نے گرا دی۔ بھیا کو بیلی کا عارضہ ہوا۔ چاند بوا کے چھوتوں۔ بی بی کے یہاں بچہ نہیں ہوتا۔ چاند بوا جن پھیری ہیں۔ کھانے میں نمک نہیں ہوا ہے۔ پکانے والی چاند بوا سے لڑی اور نمک بھول گئی۔ غرض زمانہ کی ہر تین دوسرے کے پائے نام اور نقصان سب چاند بوا کے لئے۔

چند روز سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ حاجی شرکت علی وحاجی محمد علی کو بعض اخباری کارندوں نے چاند بوا بنا رکھا ہے۔ جب تک اُنپر اس قسم کے الزام تھے کہ مال مرزوں نصیب قادی ہے کے چندے ہضم کر گئے

اور ڈاکہ زنی پہلے ابن سعود کی خاطر بھی پر چندہ پر ہو کر کے تنزلہ رہے پھر جب اس سے زور نہ چلا تو ہی گالیاں دیتے اور وقت تک ہم نے سکوت سے کام لیا کہ ہرگز بھی ہو آگ کے بجھا انکار نہ کرتا۔ الزامات میں چھپا کی جھلک تھی مگر یہ الزام کا ہی زبان اور انکے خاطر ہو کو خبر پہنچایا۔ سلطان کمال کی ہوا بگاڑی اور آخر میں ہمیں امان اللہ کی حالت تباہ کر کے اُنھیں کابل سے بے دخل کرا دیا۔ بالکل بے اصل ہیں۔ اور بالکل لیے ہی ہیں جیسے بیچاری چاند بوا پر لگائے گئے تھے۔ بھلا کہاں حاجیین اور کہاں دولت خداداد افغانستان۔ اور اگر حاجیین کا اثر دور دراز بستیوں اور غیر قوموں پر ایسا ہی ہے کہ ایک جنبش قلم و حرکت زبان امان اللہ خاں کے سے تنتر شخص کو بے تخت اور حبیب اللہ خاں سکہ نا چیز کو اورنگ نشین کر سکتے تو شاید ہندو ہوئے سر سے کے اشارے سے ہیں جوان دوزخ بھائیوں کو کہ گئے کا کھلا اور بڑا کا تو ڈر نہیں بناتے۔

حاجیین کی رسائی در بار سرکار دولت مدار تک نہیں ہوئی یہ مسلم ہے ابھی تک سرکار سقائی کی جانب سے ہندوستان میں کوئی پروپیگنڈا شروع نہیں ہوا جو کوئی یہ کہے کہ

کچھ سقہ کا گُن گاتے ہیں
جیکا کھاتے ہیں اُسکا گاتے ہیں

ان کا ایجنٹ کچھ یونہی سا ہے۔ اگر اچھے مطلب کے لوگ ہندوستان میں ڈھونڈھے تو ایک دو نہیں درجنوں مل جائیں گے بلکہ وہی افراد کل پھرتے ہیں گے جو امان اللہ خاں کی شریں حمایت میں سرکار سقائی پر علانیہ لعنت کرنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ یہ ایجنٹ بھی حاجیین کی خدمت میں باریاب نہیں ہوا۔ بر خلاف اسکے ہم نے حاجیین کی آنکھوں سے زوال امان اللہ خاں پر ڈیڑھ سیر قطرے آنسوؤں کے گرتے اور پلیٹ فارم کی تختی سے ٹکراتے ہوئے دیکھے ہیں۔ ہم نے دونوں حاجی صاحب حضرات امان اللہ کی سوشرت حاصل کرچکے ہیں اگرچہ دعا قبول نہیں ہوئی خیر یہ تو قسمت کی بات ہے ایک سنگری کما کرتی تھی نہ گریب کا رو بھی گریب ہوتا ہے دعا اللہ غریب کا خدا بھی غریب ہوتا ہے جب انکو دعا کا جواب ۔۔۔ ہی امان اللہ خاں غریب ۔۔۔

گلزار داغ۔ عالیجناب فصیح الملک داغ دہلوی کا پہلا دیوان قیمت ۔۔۔ ملنے کا پتہ منیجر جنرل بکڈپو پاٹا نالہ لکھنؤ۔

تھا کہ بی تربیت بھی ہوئی بات [illegible] تھی۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ گریہ وزاری کا سبب رشتان حاجی صاحبان کے نزدیک کچھ اور قرار پا جائے۔ ایک یزید کے سامنے کسی حسینی نے کہا کربلا میں بجز امام زین العابدین کے امام حسین کے تمام فرزند مارے گئے [illegible] اور ایسا [illegible] ہے۔ [illegible] نے کہا میاں کیوں روتے ہو۔ جواب دیا لشکر شام کی بیوقوفی پر کہ امام زین العابدین کو باقی کیوں چھوڑا۔ اسی طرح کی ایک حکایت اور ہے۔ ایک عورت اپنے خورد سال بچے کو عجائب خانہ کی سیر کرا رہی تھی وہاں قدیم رومی بت پرستوں کی ایک تصویر بھی رکھی تھی۔ عورت نے بچے کو تصویر دکھائی اور کہا دیکھو بیٹا پرانے عیسائیوں پر کیسے ظلم ہوتے تھے یہ دیکھو بادشاہ بیٹھا ہے یہ اُسکے گرد مصاحب اور تماشائی ہیں۔ یہ میدان ہے ابھی پندرہ شیر چھوڑے ہوئے ہیں۔ یہ جو لنگوٹی باندھے کھڑے ہیں یہ عیسائی قیدی ہیں۔ دیکھو چودہ شیروں نے چودہ عیسائیوں کو مار ڈالا۔ اتنا سنتے ہی لونڈا [illegible] چیخ کر رونے لگا۔ ماں بھی [illegible] ڈر گیا۔ کہنے لگی بیٹا روؤ نہیں بات پرانی ہے۔ شیر بھی زندہ نہیں ہیں کاغذی نقش ہیں۔ لڑکے نے [illegible] روتے روتے بولا ہم کوئی ڈرتے تھوڑی ہیں۔ ہاں آخر پندرھویں شیر نے کیا خطا کی تھی جو اس کو بادشاہ نے ایک عیسائی بھی نہ دیا اور وہ بھوکا رہا۔

علیٰ ہذا القیاس رشتان حاجی کہہ سکتے ہیں کہ حاجی صاحب کو امان اللہ خاں کے صحیح و سالم واپس آنے کے رنج میں رقت طاری ہوئی تھی۔ مگر ہم کبھی ان دشمنوں کی تردید کو سچ نہ سمجھیں گے۔ رشتان حاجی صاحب [illegible] حاجی صاحب نے بچہ سقا کو مرد مجاہد کیوں کہا۔ اور یہ کیوں کہا کہ [illegible] امان اللہ خاں کے مقابلے میں [illegible] اسلام کی [illegible] ہے [illegible] اسمیں [illegible] کی گنجائش ہی کیا ہے۔ امان اللہ خاں اپنے دشمنوں کے مقابلے میں [illegible] بنانے سے تو بہتر ہے بچہ سقا فاتح اور مجاہد کا لقب [illegible] امان اللہ خاں [illegible] کی وردی میں [illegible] جنرل کے [illegible]

ہوا بیٹا اور قادری پر [illegible] ان ہوئے گئے [illegible] بچہ سقا [illegible] پاسے [illegible] زبان [illegible] شمشیر اسلام [illegible] اور پھر کہنا کہ [illegible] دستار پر [illegible] بادشاہ کے [illegible] نہیں ہے [illegible] ان اللہ [illegible] کی امیدیں [illegible] آپس کی [illegible]

[illegible]

## مولانا ہیچ کی نوٹ بک

### مزدور الدولہ بہادر دام اقبالہ

ہندوستان کی قسمت [illegible] انگلستان کے مزدوروں کا ستارہ چمک گیا اور [illegible] دوست مسٹر [illegible] میکڈانلڈ [illegible] دکھانے [illegible] بچوں نے [illegible] مسٹر [illegible] میکڈانلڈ کو [illegible] کیا تھا۔

مسٹر [illegible] آدمی ہیں دُنیا ساز۔ دُنیا دار۔ دُنیا طلب۔ شاید لوگ اس غلطی میں ہوں کہ غریب مزدور اپنے حق سے محروم ہوتا ہے اس وجہ سے وہ دوسرے مجبوروں کے درد [illegible] دل ضرور دیکھیگا۔ [illegible] مزدور [illegible] اور ہے۔ مزدور الدولہ بہادر [illegible] حافظ [illegible] حکومت ہند [illegible] تبدیل کر لیا۔ [illegible] سلطنت [illegible] بھاگ گیا [illegible]

[illegible] مزدور [illegible]

[illegible] کہ وہ خود سرمایہ داروں کی جگہ [illegible] سرمایہ داروں کے [illegible] بڑھ [illegible] پہلے [illegible] ہیں [illegible] بیبی [illegible] جیسے [illegible] کی [illegible] کا [illegible]

### انسان کے فاعل مختار ہونے کا ہولناک ثبوت

اصل میں [illegible] ایک [illegible] دل [illegible] کی آنکھیں [illegible] ہیں [illegible] اپنا [illegible] حکومت [illegible] ہماری جان بھی آپ کی ادا ٹھہری۔

### روشنی طبع بلا شد

سقا شاہ نے [illegible] بچہ کے [illegible] والے [illegible] اس [illegible] کہتے تھے [illegible] سقا شاہ [illegible] کر سقا شاہ [illegible] حال ہی میں اس نے ایک تازہ اعلان شائع کیا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ وہ حدود اسلام کے دائرہ میں رہکر ہر قسم کی ترقی کا [illegible] علوم [illegible]